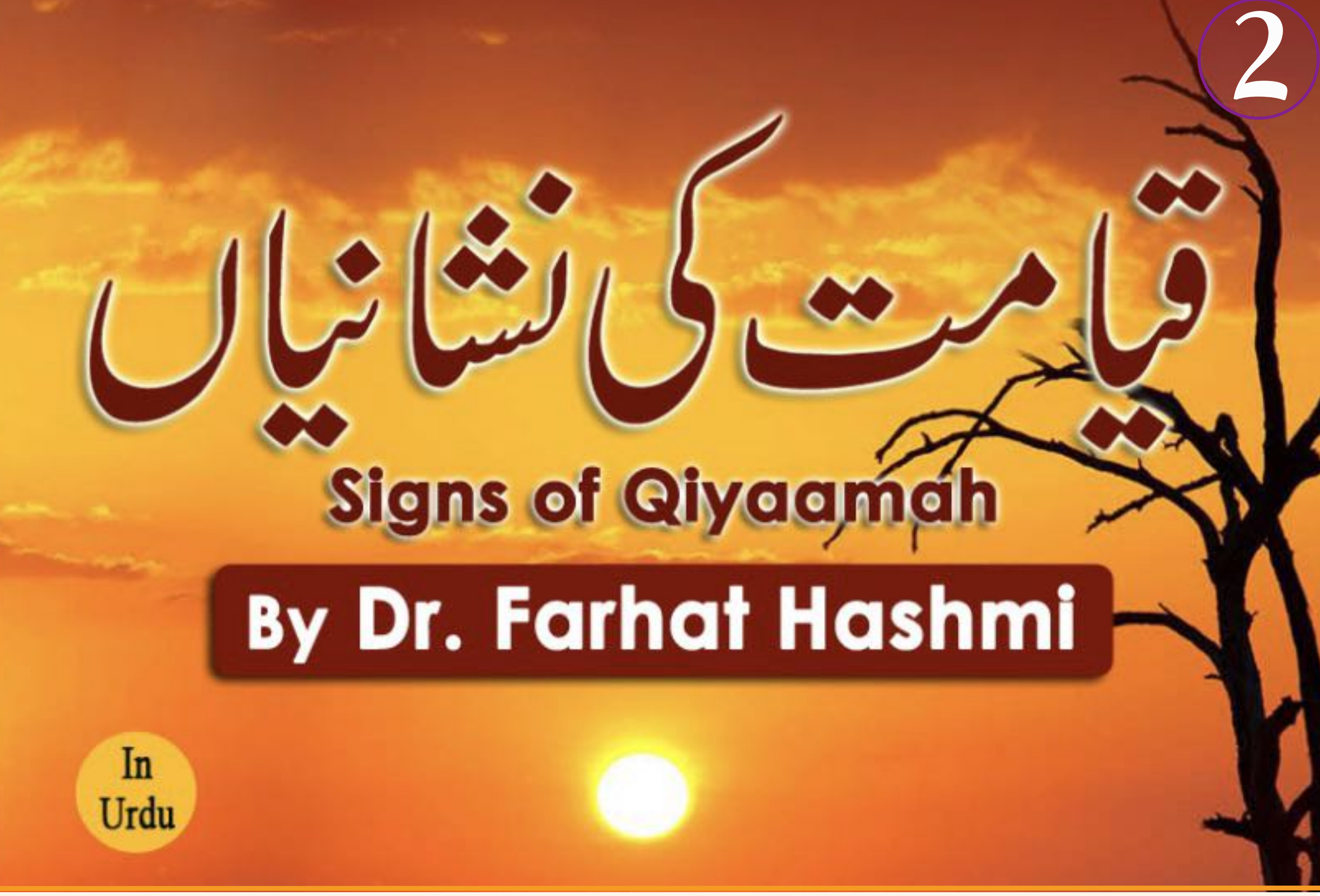

Lesson-2

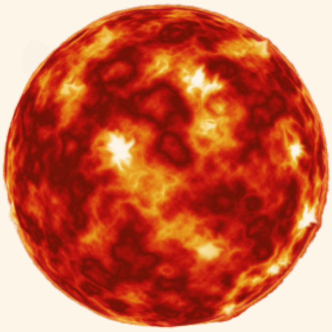

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نے ہمیں پیدا کیا اسی نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور ان سب کی زندگی کی ایک مدت مقرر کی جب وہ مدت پوری ہو جائے گی تو سب چیزیں اپنے اختتام کو پہنچ جائیں گی اور اس کے بعد ایک نئی زندگی شروع ہوگی ہم سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں، آخرت پر ایمان قیامت پر ایمان ہمارے عقیدے کا حصہ ہے آخرت کا آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہم سب اس کا خوف رکھتے ہوئے اس دن کے حساب سے ڈرتے ہوئے اپنے اعمال کی اصلاح کر سکیں اس دن کے آنے سے پہلے کیا کیا ہو گا اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ہمیں اس کی علامات اور نشانیاں بتا دیں تاکہ ہم اس کے لئے تیاری کرتے رہیں اس کو بھولیں نہیں۔

علامات قیامت

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں، جب وہ خود ہی آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہے گا۔

علامات قیامت جاننے کے مقاصد اور فائدے

ظاہر ہونے والی علامات سے ہمیں نصیحت حاصل کرنی چاہئے، ہم سب ایمان تو رکھتے کہ قیامت آئے گی لیکن ایک فطری امر ہے کہ انسان کا دل اسی چیز پر پوری طرح مطمئن ہوتا ہے یا یقین کرتا ہے جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اور جس چیز کو دیکھا نہ ہو اس کے متعلق شکوک و شبہات کا ہی شکار رہتا ہے

اسی بات کا ثبوت رسول ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

[مسند احمد:1842]

سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی جیسے نہیں۔

دیکھنے سے قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن میں مذکور ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بھی ہے:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرة:260)

اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ فرمایا اور کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں اور لیکن اس لیے کہ میرا دل پوری تسلی حاصل کرلے۔ فرمایا پھر چار پرندے پکڑ اور انھیں اپنے ساتھ مانوس کرلے، پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک حصہ رکھ دے، پھر انھیں بلا، دوڑتے ہوئے تیرے پاس آجائیں گے اور جان لے کہ بیشک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

دل میں ایمان کا مضبوط ہوجانا

علاماتِ قیامت کی خبر دینے کے فوائد میں سے ایک فائدہ دل میں ایمان کا مضبوط ہوجانا ہے کیونکہ جب کوئی بھی علامت عملاً ثابت ہوجاتی ہے تو مومن کہتے ہیں: هَـٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا (الأحزاب:22)

یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اس چیز نے ان کو ایمان اور فرماں برداری ہی میں زیادہ کیا۔

[الفوائد التربوية من أشراط الساعة- الموقع الرسمي للشيخ محمد صالح المنجد]

آخرت پر ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے علامات قیامت بتائی جانا

علامات قیامت کا مقصد یہی ہے کہ ہمارے سامنے جابجاہ نقوش پیش کردیئے جائیں جن سے ہمارا ایمان بالآخرۃ دوبارہ مضبوط ہوجائے اور اپنے دلوں میں فکر آخرت پیدا کرکے دنیا میں محرمات سے اجتناب اور اعمال صالحہ کی کثرت کے ذریعے آخرت کی کامیابی کے لیے تیاری شروع کردیں۔

[علامات قیامت ، از عمران ایوب لاہوری]

اللہ کی رحمت کی وسعت کا اندازہ ہونا

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت ہے کہ اللہ تعالیٰ اچانک اپنے بندوں پر قیامت قائم نہیں کرے گا ، اگرچہ قیامت اچانک ہی آئے گی لیکن اس کی علامات دیکھ کر انسان ذہنی طور پر تیار ہوجاتا ہے۔

اللہ کوئی بھی علامت ظاہر کیے بغیر بھی قیامت کو اچانک برپا کرسکتا تھا، لیکن یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ان پر شفقت کرنا اور ان پر رحمت کرنا اور ان کو یاددہانی کروانا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوجائیں اور اس کی طرف توبہ کریں اور اس کے لیے تیاری کرلیں

اسی لیے اللہ نے قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کچھ علامات مقرر کی گئیں جو قیامت آنے سے پہلے واقع ہوں گی اور اس کے بعد قیامت آئے گی تاکہ لوگ غفلت سے جاگ اٹھیں اور اپنے معاملات میں احتیاط اختیار کریں۔

علامات قیامت کا مقصد نفس کو اور زیادہ.بیدار کرنا ہے

کیونکہ نفس کی ایک خاصیت یہ ہے کہ خواہشات اس کو مغلوب کرلیتیں ہیں وہ برائی کی طرف جلد مائل ہو جاتا ہے-**النفس الامارة بالسوء**

قیامت کی علامات میں سے جب کوئی علامت جان لی جاتی ہے اور ہم آہستہ آہستہ قیامت کے مزید قریب ہوتے چلے جاتے ہیں تو جونہی کوئی علامت واقع ہوتی ہے تو انسان کا دل ڈر جاتا ہے انسان کا نفس اور زیادہ.بیدار ہو جاتا ہے اس میں ایک آگہی آجاتی ہے، نفس کو قابو کرنا آسان ہوجاتا ہے ورنہ اگر آخرت کو بھولیں ہوئے ہوں تو نفس ہمیں قابو میں کرلیتا ہے

{إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ}

"یوسف : ٥٣"

نفوس کا فتنوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت قیامت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے نہ صرف پیش آنے والے واقعات اور خاص طور پر فتنوں کا ذکر کیا بلکہ ان فتنوں میں کرنے کے کام بھی بتا دیے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کی روشنی میں قیامت کے فتنوں کا سامنا کرنے کی تیاری کرتے ہیں اور اس کے لیے اپنے آپ کو اس طرح تیار کرتے ہیں کہ ہم ان فتنوں سے بچ کر اپنے دامن کو بچا کر صحیح سلامت اس دنیا سے گزر جائیں

نفس کی تربیت میں ان علامات کا علم فائدہ مند ہوتا ہے

علاماتِ قیامت کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ
انسان کے **نفس** کا تزکیہ ہوتا ہے
اور اس کی **تربیت** ہوتی ہے

ماحول کے اثر سے جو آلودگی پیدا ہوتی ہے، علاماتِ قیامت کا بیان پڑھ کر ان کی صفائی اور تطہیر ہونے لگتی ہے، تزکیہ کا عمل ہونے لگتا ہے اور دنیا کی محبت کم ہونے لگتی ہے

اور جن چیزوں کو عام طور پر نفس چھوڑ نہیں سکتا اور جن چیزوں کے لئے ہلکان ہوتا ہے اس میں کمی آجاتی ہے تو انسانی نفس کی تربیت کے لئے یہ علم حاصل کرنا ضروری ہے

برائیوں کو چھوڑ دیتا ہے اور نافرمانیوں سے دور ہو جاتا ہے

یہ علم صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو چھوڑنے کا ذریعہ بن جاتا ہے

انسان نہ صرف خود اپنی بلکہ اپنے
اہلِ وعیال اور رشتے داروں کی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر تربیت کر لیتا ہے

علاماتِ قیامت کا علم ہمیں اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ ہم ازواج، اولاد اور رشتے داروں اور بہن بھائیوں کی تربیت کریں اس خالص علم کی روشنی میں جو علامتِ قیامت کا ہمیں دیا گیا ہے

نیکیوں میں سبقت کا جذبہ پیدا ہونا

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (الانبیاء:90)

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

ہر وہ شخص جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ جاہل ہے

اور ہر وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ عالم اور اطاعت گزار ہے ،

اللہ سے ڈرنے والا موت سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرتا ہے

اور وہ دنوں گھڑیوں کو غنیمت سمجھتا ہے۔(یعنی اپنے اوقات کی حفاظت کرنے والا)

[فوائد من كتاب الرقائق الجزء الثالث - الكلم الطيب]

انسان کے اندر فرائض کو ادا کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ () **الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ** وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [البقرة:45-46]

اور (مشکل پڑنے پر) صبر اور نماز سے مدد لو۔ بلاشبہ نماز بھاری ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر نہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے (عنقریب) **ملنے** والے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (الأنعام:92)

اور یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے نازل کیا، بڑی برکت والی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی جو اس سے پہلے ہے اور تاکہ تو بستیوں کے مرکز اور اس کے ارد گرد لوگوں کو ڈرائے اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

اللهمّ هذا
فإني قد سَتَرتها عليكَ في الدُّنيا
وإني أغفرِها لك اليوم

لوگوں کے حقوق ادا کرنا

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ()وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ

(الرعد:21-20)

جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور پختہ عہد کو نہیں توڑتے۔ اور وہ جو اس چیز کو ملاتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوجاتی ہے اور آخرت کا شوق لگ جاتا ہے

جس کو یہ پتہ چل جائے کہ قیامت قریب آچکی ہے تو وہ اپنی آرزوؤں کو کم کردیتا ہے ایسا انسان ہردم اپنی غلطیوں پر توبہ کرتا رہتا ہے اور دنیا کی طرف مائل ہو کر غلط کام نہیں کرتا تو جو وقت گزر جاتا ہے وہ ایسے ہوتا ہے گویا کہ وہ تھا ہی نہیں

آخرت کی تیاری میں مددگار علم ہے

آخرت کے سفر کے لیے اور آخرت کے گھر کے لیےتیاری کرنے میں یہ علم مددگار ہے، علاماتِ قیامت کا علم، ہمارا بہت بڑا مقصد ان علامات کو پڑھنے کا یہ ہے کہ ہم اپنے آخری گھر کی تیاری کی فکر کریں

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ علاماتِ قیامت یعنی قیامت کی علامات کو پہلے ظاہر کرنے میں غافل لوگوں کو جگانا مقصود ہے۔
اور ان کو توبہ اور آخرت کے گھر کی تیاری کرنے کی ترغیب دینا ہے۔
[فتح الباري:11/350].

اصل زندگی کی فکر لگ جانا

وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [العنكبوت:64]

اور دنیا کی یہ زندگی نہیں ہے مگر ایک دل لگی اور کھیل، اور بے شک آخری گھر، یقینا وہی اصل زندگی ہے، اگر وہ جانتے ہوتے۔

انسان کا اصل رہائش کے لئے تیاری کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمیں اللہ کی طرف لوٹنا ہے پھر جنت کی طرف یا جہنم کی طرف (جانا ہے) ۔ وہ ایسی (مستقل) اقامت گاہ ہے کہ وہاں سے روانگی نہیں ہوگی، وہ ایسی ہمیشگی ہے کہ جس میں موت نہیں آئے گی اور وہاں ایسے جسم ہوں گے جو مرنے والے نہیں ہوں گے۔

[السلسلة الصحيحة: 1668]

قیامت کے مراحل کی بہتر انداز سے تیاری ہو سکنا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری صحابی آپ کے پاس آئے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا، پھر کہا اے اللہ کے رسول! مومنوں میں سب سے زیادہ افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو۔

انہوں نے کہا کون سے مومن زیادہ عقلمند ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کے بعد (کے مراحل) کے لیے زیادہ اچھی تیاری کرتے ہیں، وہی عقل مند ہیں۔ [سنن ابن ماجۃ:4259]

انسان کا اپنی زندگی سے قیامت کے لیے زاد راہ اکٹھا کرنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ [الحشر:18].

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ یقینا اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

نبی ﷺ کا قیامت کی علامات کی باقاعدہ تعلیم دینا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آگیا انتہائی سفید کپڑے اور بال نہایت کالے تھے، اس پر سفر کے کوئی آثار دکھائی نہ دیتے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں بھی آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیں اور کہنے لگا:

اے محمدؐ! ۔۔۔ مجھے قیامت کے متعلق بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں جس سے پوچھ رہے ہو، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ تب اس نے کہا: مجھے اس کی علامت بتا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے اور تم دیکھو کہ پاؤں اور جسم سے ننگے، فقیر اور بکریوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے لگ جائیں۔

پھر وہ چلا گیا۔ پھر ہم کچھ عرصہ ایسے ہی رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں خبر ہے وہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک وہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

[صحیح مسلم:102]

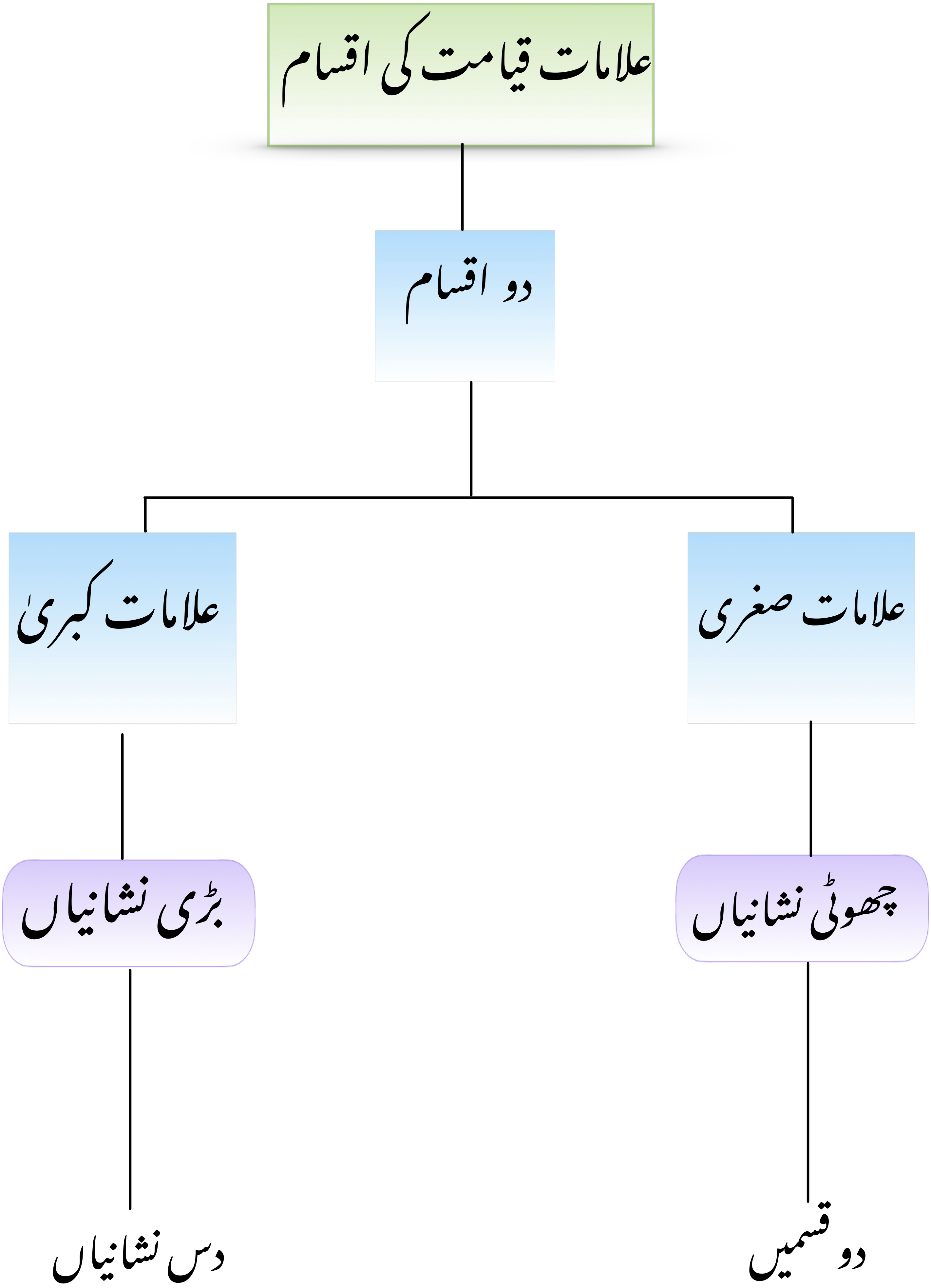
علامات قیامت کی اقسام
دو اقسام
علامات صغری
علامات کبریٰ
چھوٹی نشانیاں
بڑی نشانیاں
دو قسمیں
دس نشانیاں

علامات صغری

چھوٹی نشانیاں

دو قسمیں

1۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو چکی ہیں

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

1۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو چکی ہیں

یہ وہ علامات ہیں، جو بہت پہلے واقع ہو چکی ہیں اور گزر چکی ہیں اور انہیں قیامت کے وقوع پذیر ہونے سے بہت پہلے ہونے کی وجہ سے چھوٹی علامات کہا جاتا ہے،

مثلاً: نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بعثت، چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور مدینہ میں ایک ہولناک آگ کا ظاہر ہونا۔

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

یہ ایسی علامات ہیں جو ظاہر تو ہو چکی ہیں مگر تا حال ختم نہیں ہوئیں بلکہ ان میں کثرت و اضافہ ہو رہا ہے۔

یہ "علامت صغریٰ" یعنی چھوٹی نشانیاں ہیں، جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔

ان میں بعض یہ ہیں: لونڈی کا اپنی مالکہ کا جنم دینا، ننگے پاوں، ننگے بدن، بکریوں کے چرواہوں کا بلند و بالا عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا اور تیس جھوٹے مدعیان نبوت دجالوں کا ظاہر ہونا

علامات کبریٰ

بڑی نشانیاں

دس نشانیاں

یہ وہ علامات ہیں جن کے ظاہر ہونے کے بعد جلد ہی قیامت قائم ہو جائے گی،

یہ دس نشانیاں ہیں اور تاحال ان میں سے کوئی ایک نشانی بھی ظاہر نہیں ہوئی۔

علامات قیامت صغری اور علامات قیامت کبری میں فرق

علامات صغری

چھوٹی نشانیاں

یہ وقوع قیامت سے کافی عرصہ پہلے وقتا فوقتا مختلف علاقوں میں واقع ہوتی رہتی ہیں

بعض لوگوں کو ان کا شعور ہوتا ہے اور بعض کو نہیں

علامات کبریٰ

بڑی نشانیاں

ان کے فورا بعد قیامت واقع ہو جائے گی

ان علامات کے زبردست اثرات کو سب لوگ شدت سے محسوس کریں گے

ڈھکی، چھپی نہیں ہونگی

ان دونوں علامات کے درمیان کتنا فرق ہے یہ کوئی نہیں جانتا

علامات قیامت صغری

1۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو چکی ہیں

1۔ نبی ﷺ کی بعثت اور نبی ﷺ کی وفات

سورۃ محمد کی آیت میں نشانی

سورۃ محمد میں قیامت کی نشانیوں کا ذکر آنے میں بھی ایک نصیحت ہے :

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہوچکی ہیں۔۔

اور نبی ﷺ قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی ہیں

رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور قیامت

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیامت کی پہلی نشانی نبی ﷺ کا تشریف لانا ہے کیونکہ آپ ﷺ نبی آخر الزماں ہیں اور آپ ﷺ کے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے قریب مبعوث کیا گیا

ابو جبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قیامت کے قریب مبعوث کیا گیا ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:808]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "نسم الساعۃ"۔۔۔یہ لفظ نسیم سے نکلا ہے اور نسیم ہلکی پھلی ہوا کے چلنے کے ابتدائی وقت کو کہتے ہیں۔یعنی میں قیامت کی علامتوں میں سے ابتدائی علامتوں میں مبعوث ہوا ہوں اور ان علامتوں کا ظہور ہلکا پھلکا اور کمزور ہے

ایک قول یہ ہے کہ "نسم"، "نسمۃ" کی جمع ہے اور "نسمۃ" روح کو کہتے ہیں۔یعنی میں ان ذی ارواح لوگوں میں بھیجا گیا ہوں جنہیں اللہ تعالی نے قیامت کے قریب ہونے سے کچھ پہلے پیدا کیا ہے، گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ میں بنی آدم کی آخری نسل میں مبعوث ہوا ہوں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو انگلیوں کو ملا کر اپنے اور قیامت کے قریب ہونے کی خبر دینا

سہل (بن سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور قیامت اس قدر نزدیک بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر ان کو پھیلا دیا۔

[صحیح البخاری:6503]

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتی کہ ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمہیں آ لے گا۔

اور فرماتے: میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔ اور آپ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھاتے۔

[صحیح مسلم:2042]

"بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کو ملایا،

"السَّبَّابَة"۔۔۔ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان والی انگلی ہوتی ہے،

اور "الْوُسْطَى"۔۔۔ درمیانی انگلی ہوتی ہے اور جب آپ ان دونوں انگلیوں کو ملائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں،

اور آپ دیکھیں گے کہ ان دونوں کے درمیان بہت معمولی فاصلہ ہوتا ہے، یعنی درمیانی اور شہادت کی انگلی کے درمیان انتہائی کم فاصلہ ہوتا ہے ایک ناخن کے برابر یا نصف ناخن کے برابر۔

[شرح ریاض الصالحین للعثیمین]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اب تک کافی زمانہ بیت چکا ہے لہذا قیامت بہت ہی قریب آ چکی ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ میدان عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے انہوں نے سورج کو دیکھا جو غروب کے لیے ڈھال کی طرح لٹک آیا تھا وہ اسے دیکھ کر رونے لگے اور خوب روئے ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمن آپ کے ساتھ مجھے کئی مرتبہ وقوف کا موقع ملا ہے لیکن کبھی آپ نے ایسا نہیں کیا ؟

انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یاد آگئی وہ بھی اسی جگہ پر وقوف کئے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا تھا اے لوگو ! دنیا کی جتنی زندگی گزر چکی ہے اس کے بقیہ حصے کی نسبت صرف اتنی ہی ہے جتنی اس دن کے بقیہ حصے کی گزرے ہوئے دن کے ساتھ ہے۔

[مسند أحمد:6173]

رسول اللہ ﷺ کی وفات بھی قیامت کی نشانی

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔

آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے چھ نشانیاں (ہوں گی انہیں) شمار کرلو۔

(1)- میری وفات،

(2)-بیت المقدس کی فتح،

(3)- وبا جو تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری "قُعَاص"پھیلتی ہے۔

(4)- چوتھی مال کی اس قدر فراوانی کہ اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی خوش نہیں ہوگا۔

(5)- پانچویں ایک فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر نہیں بچے گا۔

(6)- چھٹی نشانی وہ صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی۔وہ بے وفائی کریں گے اور اسی (80) جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ [صحیح البخاری:3176]

یعنی یہ ایک وبا ہے جو کہ تمہیں پکڑ لے گی یعنی تمہارے جسموں میں"قُعَاصِ الْغَنَمِ"۔۔۔یعنی بکریوں کو لگ جانے والی بیماری کی طرح ہی کاروائی کرے گی،

اور "کَقُعَاصِ الْغَنَمِ"۔۔۔یہ "ق" کے ضمہ کے ساتھ ہے اور یہ بیماری بکریوں کو لگتی ہے پھر یہ بیماری ان کو موت تک پہنچا دیتی ہے اور یہ اصل میں ایسی وبائی موت ہے جو جانوروں میں برپا ہوتی ہے،

اور اس (بیماری کے الفاظ) کو انسانوں کے لیے استعمال کرنے میں دراصل اس بات کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے کہ جس طرح یہ بیماری جانوروں کو لگتی ہے اسی طرح یہ انسانوں کو بھی لگ سکتی ہے اور یہ انسان کو بہت جلد ہلاک کردیتی ہے

اور یہ وبائی بیماری طاعون عمواس تھی، یہ طاعون عمواس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پھیلا اور یہ طاعون کی پہلی وبا تھی جو اسلام میں واقع ہوئی اور اس میں ستر ہزار آدمی تین دن میں مرگئے

اور عمواس بیت المقدس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے اور یہاں مسلمانوں کی فوج نے پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ [مرقاۃ المفاتیح]

2۔امت محمد ﷺ کا آنا قیامت کی نشانی

اسماعیل بن عبید اللہ سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ انس رضی اللہ عنہ ولیدبن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے، اس نے ان سے پوچھا کہ آپ نے قیامت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اور قیامت دو انگلیوں کی طرح ہو۔ [مسند أحمد:13336]

3۔ شق قمر

چاند کا دو ٹکڑے ہونا بھی قیامت کی نشانی

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر:1)

قیامت بہت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

نبی ﷺ کے دور میں اس نشانی کا پورا ہونا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے انہیں دکھا دیے یہاں تک کہ انہوں نے حراء پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

[صحیح البخاری:3868]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منی میں موجود تھے کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے (نظر آتا) تھا اور دوسرا ٹکڑا اس سے آگے (دوسری طرف نظر آتا) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: (اس کے) گواہ بن جاؤ۔

[صحیح مسلم:7250]

4۔بیت المقدس کی فتح

بیت المقدس فلسطین کا علاقہ ہے۔
یہ وحی کا مرکز رہا ہے اور مسلمانوں کا پہلا قبلہ تھا۔
اور یہاں بہت سے انبیاء آئے اور دفن بھی ہیں۔

بیت المقدس کی فتح کا واقعہ

جب نبی ﷺ کی بعثت ہوئی تو اس وقت بیت المقدس پر سلطنت روم کے عیسائیوں کا قبضہ تھا۔ سلطنت روم اس وقت بہت طاقتور اور با اختیار حکومت تھی۔

انہی حالات میں نبی ﷺ نے مسلمانوں کے ہاتھوں بیت المقدس کے فتح ہونے کی خوشخبری سنائی اور اسے قیامت کی نشانیوں میں شمار کیا۔

بیت المقدس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں 16ھ / 637ء میں فتح ہوا، آپ نے اسے کفر سے پاک کردیا اور اس میں ایک مسجد بنادی۔

بیت المقدس دوبار فتح ہوا سلطان صلاح الدین ایوبی کے عہد حکومت (583ھ/1178ء) میں۔

اور ایک بار پھر قیامت سے پہلے اللہ کے حکم سے یہ ایک مومن جماعت کے ہاتھوں فتح ہوگا حتی کہ درخت اور پتھر بھی بول کر کہیں گے: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ ایک یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آؤ اسے جلدی سے قتل کرڈالو۔

5۔ کثرت اموات

مُوْ تَانٌ"، مبالغے کا صیغہ ہے۔جس کے معنی یہ ہیں کہ موت بکثرت واقع ہوگی۔جس طرح کہ وبائی امراض سے ہوتی ہے اور لوگ سیکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں موت کا شکار ہوجاتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ یہ علامات طاعون عمواس کی صورت میں واقع ہوچکی ہے۔طاعون ایک وبائی بیماری ہوتی ہے، اس میں ایک پھوڑا یا سوزش جسم کے کسی حصے میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ مریض کو شدید درد اور بے چینی ہوتی ہے۔

یہ مرض حد درجہ متعدی اور مہلک ہے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے چھ چیزیں شمار کرلینا" اور آپ ﷺ نے ان میں "مُوْ تَانٌ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ" یعنی وبائی امراض سے کثرت اموات کا ذکر بھی فرمایا کہ جس طرح سے بکریوں کے ریوڑ کے ریوڑ متعدی بیماری کی نذر ہوجاتے ہیں، اسی طرح انسانوں کی اموات ہوں گی۔

امت اسلامیہ میں یہ واقعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتح بیت المقدس (16ھ) کے بعد (18ء) میں واقع ہوچکا ہے، جبکہ سرزمین شام میں طاعون کا مرض پھوٹ پڑا اور اللہ کی مخلوق بڑی کثرت سے موت کے منہ میں چلی گئی حتی کہ پچیس ہزار مسلمان بھی اس کا شکار ہوگئے۔

اس وبا میں بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔

اس میں معاذ بن جبل، ابو عبیدہ، شرجیل بن حسنہ، فضل بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم اور بعض دوسرے صحابہ کرام بھی شامل تھے۔